حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

حضرت مولانا محمود الحسنؒ کے لیے شیخ الہند کا خطاب

مولانا شیخ الہندؒ فرمایا کرتے تھے کہ وسیع مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مسلمانوں کے زوال کے دو اسباب ہیں۔ قرآن سے دوری اور فرقہ بندی۔ اسی لیے شاہ ولی اللہ دہلویؒ ان کے خاندان اور حضرت شیخ الہندؒ نے قرآن پاک کی تعلیم دینے میں زندگیاں کھپا دیں۔ مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے حضرت لاہوریؒ کو قرآن پاک کی تعلیم سے آراستہ کر کے فرمایا تھا، احمد علی! اپنی پوری زندگی قرآن کی تعلیم کے لیے وقف کر دو اور پھر آپ نے اس نصیحت پر پورا پورا عمل کیا۔ ساری عمر لوگوں کو قرآن پاک پڑھاتے رہے۔ چالیس برس میں آپ نے پانچ ہزار علماء کو قرآن کو تعلیم دی۔ اپ دوسری کتابیں عام طور پر نہیں پڑھاتے تھے۔ کبھی کبھی مشکوۃ شریف یا حجتہ اللہ البالغہ کا درس دے دیتے تھے۔

حضرت شیخ الہند فرقہ بندی کو بہت بڑی لعنت سمجھتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ پارٹی بازی مسلمانوں کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ ہے اور اگر اسے دور نہ کیا گیا تو مسلمان تباہ ہو جائیں گے۔ وہ ہمیشہ اتفاق واتحاد کی دعوت دیتے تھے۔ انہوں نے علی گڑھ والوں کو قریب کرنے کی کوشش بھی کی۔ آپ نے مولانا شوکت علیؒ اور مولانا محمد علی جوہرؒ کو قریب کیا اور پھر علی گڑھ پارٹی کو ساتھ ملایا تاکہ سب مل کر مسلمان قوم کی خدمت کر سکیں اور اس سلسلہ میں متحدہ پروگرام پر عمل پیرا ہو سکیں۔

حضرت مولانا محمود الحسنؒ کو شیخ الہند کا خطاب مولانا محمد علی جوہرؒ نے ہی دیا تھا جسے برصغیر کے تمام لوگوں نے تسلیم کیا۔ واقعہ بھی یہی ہے کہ مولانا محمود الحسن نہایت نیک، متدین اور صالح آدمی تھے۔ خاموش رہ کر بڑے بڑے کام کرتے تھے۔ ہندوستان میں انگریز کی جڑوں کو انہوں نے ہی کھوکھلا کیا۔ اپنے شاگردوں اور مریدوں کے ذریعے دور دور تک جانے پہچانے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ غالب پاشا اور انور شاہ بھی سمجھتے تھے کہ آپ مسلمانوں کے بہت بڑے لیڈر اور ہمدرد ہیں۔ ہمیشہ آپ سے رابطہ رکھتے تھے۔

۱۹۱۵ء میں ریشمی رومال کی تحریک چلی۔ یہ اسکیم بھی حضرت شیخ الہندؒ کی تھی۔ آپ کی

وشش یہ تھی کہ کسی طرح انگریز کو ہندوستان سے نکال باہر کیا جائے۔ اس وقت برصغیر کی آبادی چالیس کروڑ تھی، مگر پانچ چھ لاکھ انگریز حکومت کر رہے تھے کیونکہ طاقت ان کے ہاتھ میں تھی۔ مگر مسلمانوں کی غداری کی وجہ سے یہ تحریک بھی کامیاب نہ ہو سکی۔ اس کا راز قبل از وقت فاش ہو گیا تھا۔ مقصد یہ کہ برصغیر کی آزادی کے سلسلے میں علماء کی جدوجہد تو پرانی ہے۔ اس وقت ہندوؤں کو تو خواب بھی نہیں آیا تھا کہ انگریزوں کو یہاں سے نکالنا ہے اور مسلم لیگ بعد کی پیداوار ہے۔ اس زمانے میں اس کی بھی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ اس میں نواب قسم کے لوگ شامل تھے۔ آخر میں جب لوگ انگریز اور ہندوؤں سے تھک چکے تھے تو مسلمان مسٹر جناح کی قیادت میں یکجا ہو گئے اور بات بن گئی۔ ان کی جدوجہد تو صرف پانچ سات سال کی ہے جبکہ علماء کرام کی تحریک حریت ڈیڑھ صدی پر محیط ہے۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی نور اللہ مرقدہ کے نواسے

اور جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث

حضرت مولانا انیس الرحمٰن درخواستیؒ

۱۹ ستمبر ۹۷ء کو کراچی میں بچوں کے لیے ایک دکان سے خریداری کرتے ہوئے سفاک قاتل کی گولیوں کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کر گئے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ایک پختہ کار مدرس، حق گو خطیب اور شریف الطبع عالم دین تھے۔ ہم اس صدمہ جانکاہ میں درخواستی خاندان کے ساتھ شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت شہید کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں، آمین یا رب العالمین

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ شہید کے قاتل کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے اور عبرتناک سزا دی جائے نیز ملک بھر میں علماء کرام اور دینی کارکنوں کے دینی قتل عام کو روکنے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔ (ادارہ)